ہفتہ | 13- ستمبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 201 | ہفتہ 10 جمادی الاول۔1418ھ 13 تبوک 1376ہش 13 ستمبر 1997ء

دعا سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 51)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آ جائے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے' کیونکہ وہ صلح جو کلی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہیئے' ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے۔ کبھی ایک دوست دوسرے کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اس کو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراح صدر سے ہونی چاہیئے نہ کہ مجبوراً۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے (-) یعنی ہم آزماتے رہیں گے۔ کبھی ڈرا کر' کبھی بھوک سے۔ کبھی مالوں اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کرکے۔ یہاں ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل تیار کی اور یکایک اسے آگ لگ گئی اور وہ تباہ ہو گئی۔ یا دیگر امور کے لئے محنت اور مشقت کی' مگر نتیجہ میں ناکام رہ گیا۔ غرض مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ وہ بڑی شرح صدر سے کہتے ہیں (ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو مشکلات میں راہ دکھا دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 255)

ماں باپ کی نیکیوں کی وجہ سے ان کا احترام بڑھتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(متقیوں کا امام بنا) کی دعا تب پوری ہو سکتی ہے اگر ماں باپ نیک ہوں اور اولاد کو ان کی نیکی کے باوجود ان سے پیار ہو بلکہ نیکی کی وجہ سے پیار ہو۔ جتنا ماں باپ میں نیکی دیکھیں اتنا ہی احترام بڑھتا جائے' اتنا ہی ان سے محبت بڑھتی جائے اگر یہ بات ہو تو پھر آپ یقین کے ساتھ جان دے سکتے ہیں کہ ہم اپنی اولاد کا تقویٰ دیکھ کے مر رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو آپ کی زندگی موت بن جائے گی' آپ اپنے بچوں کی آنکھوں میں پڑھ نہیں سکتے کہ آپ (عبادات کر رہے) ہیں تو وہ یوں کر کے دیکھتے ہیں کوئی دلچسپی نہیں' اور جب ان کے ساتھ بیٹھ کر کوئی دلچسپ پروگرام دیکھیں تو کس طرح وہ آپ کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔ تو انسان غافل بننا چاہے تو غافل ہو جاتا ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے پتہ نہیں چلا۔ ایسا نظام فطرت خدا نے بنایا ہے کہ ہر انسان اپنا حال پڑھ سکتا ہے' اپنا واقف ہے بہانے خواہ لاکھ تراشے' جانتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امداد طلباء
مخیرّ احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔
امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔
(نگران امداد طلباء)

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ اہلیہ سید مبارک احمد صاحب آف ناروے نے اطلاع دی ہے کہ ان کی دو بیٹیوں عزیزہ تہمینہ مبارک اور سائرہ مبارک نے کلام الٰہی کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ اور دونوں بچیوں کی یہ تقریب تکمیل کلام الٰہی ناروے میں بہت بڑے پیمانے پر کی گئی۔ جس میں ناروے کی نیشنل صدر صاحبہ' احمدی اور غیر از جماعت بہنوں نے بھی شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد ناروے کی نیشنل صدر صاحبہ نے کلام الٰہی کے فضائل بیان کئے۔ یہ دونوں بچیاں سید احمد علی شاہ صاحب آف ناروے کی پوتیاں اور خواجہ محمد امین صاحب بٹ آف ناروے کی نواسیاں ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو نیک اور دین کی خادمہ بنائے۔

○ مکرمہ نظیر بانو صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب بٹ سابق امیر ضلع سیالکوٹ حال ناروے نے اطلاع دی ہے کہ خواجہ محمد امین صاحب بٹ دل کے عارضے کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آج کل ان کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ دعا کریں خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم حافظ محمد یوسف صاحب دار النصر غربی ربوہ نقرس اور جوڑوں کے دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13 تبوک 1376 ہش　　13 ستمبر 1997ء

عشق کی ایک لافانی داستان

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی قوت قدسیہ کے فیض سے جماعت احمدیہ میں بے حد مخلص اور فدائی افراد پیدا کر دیئے۔ ان احباب جماعت کی قربانیوں' اطاعت اور فدائیت کا تذکرہ روحوں کو بے اختیار خدا تعالیٰ کے آستانے پر جھکا دیتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ساتھی قربانی کے ایسے اعلیٰ مقام پر فائز تھے جس کی بلندی کی طرف نگاہ اٹھائیں تو سر سے ٹوپی گرنے لگتی ہے۔ یہ تذکرہ ایسا پر لطف ہے کہ جب بھی یہ ذکر چھیڑیں تو وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اہل دلی کو ایک دفعہ ہیر رانجھے کا قصہ سنایا گیا تو کسی اہل دل' دلی کے شاعر نے بے اختیار یہ شعر کہا'

سنایا رات کو قصہ جو ہیر رانجھے کا
تو اہل درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

ہیر رانجھے کا قصہ تو محض ایک دنیاوی عشق کی داستان ہے۔ دنیا کے عشق تو عارضی اور فانی ہوتے ہیں مگر حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کا تذکرہ عشق کی ایک لافانی داستان ہے اس کو جو بھی سنائے گا وہ قارئین و حاضرین کو کیوں نہ لوٹ لے گا۔

آج کی صحبت میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند مخلص اور فدائی رفقاء کے واقعات قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں۔

حضرت چوہدری رستم علی صاحب حضرت بانی سلسلہ کے پرانے رفقاء میں سے تھے۔ بڑے سادہ مزاج بزرگ اور مخلص انسان تھے۔ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت میں کسی خاص موقعہ پر چندے کی تحریک کی اور چوہدری رستم علی صاحب کو بھی خط لکھا۔ اسی دن اتفاق سے ان کو ان کی خاص ترقی کے احکام آئے تھے اور وہ سب انسپکٹر پولیس سے انسپکٹر پولیس بنا دیئے گئے تھے۔ اور ان کی تنخواہ میں اسی روپے ماہوار کا اضافہ ہو گیا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کے اس پروانے نے حضرت صاحب کو لکھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ میری یہ ترقی صرف آپ کی دعا اور توجہ کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ کیونکہ ادھر آپ کا مکتوب گرامی پہنچا اور ادھر میری اس ترقی کا آرڈر آگیا۔ اس لئے میں اس ترقی کی ساری اضافی رقم آپ کی خدمت میں بھجواتا ہوں۔ اور اللہ نے چاہا تو آئندہ بھی ہمیشہ بھجواتا رہوں گا۔ چنانچہ جب تک حضرت بانی سلسلہ کے عشق میں مخمور یہ عاشق زندہ رہا اپنی اس غیر معمولی ترقی کی ساری رقم حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں دعوت الی اللہ کے لئے بھجواتا رہا۔ اور اس کے علاوہ اپنا سابقہ چندہ پچیس روپے ماہوار بھی بھجوانا جاری رکھا۔ اور خود نہایت قلیل رقم پر گزارہ کرتے رہے۔

قارئین محترم مالی قربانی کی یہ ایک ایسی مثال ہے جس کی نظیر بہت ہی کم ملتی ہے۔ یہ عشق کی باتیں ہیں۔ ان میں ہوش اور عقل کا کوئی دخل نہیں۔ یہ مولا کی محبت پانے کے جذبے ہیں۔ یہ اللہ کی رضا پانے کی دیوانہ وار جدوجہد ہے۔ بلاشبہ یہ لوگ لافانی ہیں اور ان کی داستان بھی لافانی ہے۔

قارئین کرام! یہ دیوانوں کی باتیں ہیں۔ یہ عشق والوں کے کرشمے ہیں۔ یہ لوگ تھے جنہوں نے دنیا میں ایک زبردست روحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالی۔ یہ انسان نہیں تھے۔ یہ تو کسی اور ہی دنیا کی مخلوق تھے۔ ان کی لذات ان کے خدا میں تھیں۔ ان کے جذبے پاکیزگی کے پانی سے دھلے ہوئے تھے۔

ایک اور خدا رسیدہ بزرگ کا تذکرہ سنیں۔ یہ تھے حضرت منشی عبدالعزیز صاحب۔ یہ دیہاتی پٹواری تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کے پرانے رفقاء میں سے تھے۔ بے حد نیک' خدمت گزار اور قربانی کے جذبہ سے معمور تھے۔ انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں خود بتایا کہ ایک دفعہ جب ایک مقدمہ کے تعلق میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ گورداسپور تشریف لے گئے تو اس وقت آپ بیمار تھے اور آپ کو پیچش کی سخت تکلیف تھی۔ اور آپ کو بار بار قضائے حاجت کے لئے اٹھنا پڑتا تھا۔ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صاحب کے قریب ہی ٹھہر گیا۔ اور جب بھی حضرت صاحب رفع حاجت کے لئے اٹھتے تو میں فوراً پانی کا لوٹا حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ حضرت صاحب مجھے بار بار فرماتے کہ میاں عبدالعزیز آپ سو جائیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں آپ کو جگا لوں گا۔ مگر میں ساری رات مسلسل جاگتا رہا تا ایسا نہ ہو کہ حضرت صاحب مجھے کسی وقت آواز دیں اور میں نیند کی حالت میں حضرت کی آواز کو سن نہ سکوں اور آپ کو تکلیف اٹھانی پڑے۔ صبح اٹھ کر حضرت بانی سلسلہ نے مجلس میں خوش ہو کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا فضل ہے کہ ہم ایک عام بیماری کی حالت میں منشی عبدالعزیز صاحب سے بار بار کہتے رہے کہ "سو جاؤ" مگر وہ ہماری وجہ سے ساری رات جاگتے رہے اور آنکھ تک نہ جھپکی۔

حضرت بانی سلسلہ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں'

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں سے ایسے ہیں جو سچے دل سے میرے پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت ایسے روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں (-) تبدیلی دیکھتا ہوں......

میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کی ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا۔ مگر دل میں خوش ہوں" (الذکر الحکیم نمبر 4 ص 16-17)

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر احمدی اس راہ پر قدم مارنے والا ہو۔ ہر احمدی عشق کی اس لافانی داستان کا جیتا جاگتا کردار بن جائے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا قیامت تک اس قسم کے شیریں پھل پیدا کرتا جائے۔ اور ہماری نسلیں اور پھر نسلوں کی نسلیں اس پاک ورثہ کی قدر و قیمت پہچاننے والی ہوں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

جس کے پاس بھی سچائی ہے بول ہے اس کا بالا
باتیں اس کی اچھی اچھی اور کردار ہے اعلیٰ
خود اچھا ہے اچھوں سے پڑتا ہے اس کا پالا
دین ہے یہ اللہ کی اور اللہ ہے قدرت والا
سچ کے طالب ہیں ہم مولا دے ہم کو سچائی
اور بنا دے ہر سچائی کا ہم کو رکھوالا

ابوالاقبال

علمی ریلی واقفین نو رحمت بلاک ربوہ

○ مورخہ 15- اگست 97ء بروز جمعۃ المبارک دار الرحمت بلاک کے متفرق محلہ جات رحمت غربی' رحمت وسطی' رحمت شرقی (الف) اور فیکٹری ایریا کے واقفین نو بچوں کے مابین تلاوت کلام الہی' تقریر' نظم' اور نصاب کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ہر محلہ سے منتخب دس واقفین نو بچوں نے فائنل مقابلہ جات میں شرکت کی۔ مقابلہ جات بڑے دلچسپ رہے بچوں نے اپنی صلاحیتوں کا بڑے جوش و خروش کے ساتھ مظاہرہ کیا۔

اس پروگرام کے مہمان خصوصی مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تھے تقریب کے آخر پر محترم خالد شمس صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور دعا کروائی۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سیکرٹریان واقفین نو رحمت بلاک ان کی ٹیچرز نیز مکرم نوید احمد صاحب سعید اور مکرم حافظ احمد انور قریشی (مربیان سلسلہ) نے بھرپور تعاون کیا۔ وکالت ان سب کی بے حد ممنون ہے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

دفاع پاکستان میں احمدیوں کی قربانیاں

جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ جب بھی ملک کی حفاظت کا مسئلہ پیش آیا۔ احمدیوں نے اپنے وطن پر اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا۔

جنرل اختر حسین ملک نے چھمب کے محاذ پر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔ اور جنرل عبدالعلی نے چونڈہ کے تاریخی محاذ پر دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا کی سب سے بڑی ٹینکوں کی لڑائی لڑی۔ اور اپنے ملک پاکستان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ 1965ء میں رن کچھ کے محاذ پر بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے اور دسمبر 1971ء میں میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی پانے کے بعد کشمیر کے محاذ پر راہ خدا میں جان قربان کر دی۔ میجر قاضی بشیر احمد، میجر منیر احمد، سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین۔ فضائی ریکارڈ قائم کرنے والے فلائٹ آفیسر شمس الحق لیفٹیننٹ ممتاز انور لیفٹیننٹ خالد کڑک وغیرہ نے اپنا خون دے کر جذبہ حب الوطنی کی داستانیں رقم کیں۔ 1948ء میں راجستھان سیکٹر میں میجر جنرل ناصر احمد نے دشمن کے حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ وطن کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہو گئے۔

قابل غور بات ہے کہ 1948ء سے لے کر دسمبر 1971ء تک کی جنگ تک پاکستان کی افواج کے اعلیٰ ترین رینک یعنی جنرل کے عہدے کے صرف دو افراد نے جان پیش کی یا زخمی ہوئے۔ یہ دونوں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی تھے ذیل میں ان جنگی ہیروز میں سے چند کا علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے۔

1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بہت سے احمدی جانبازوں نے جرات بہادری اور جنگی مہارت کی مثالیں قائم کیں فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق ستارہ جرات نے ایک جھڑپ میں دشمن کے ایک ایس یو 7 طیارہ اور دو ہنٹر طیارے مار گرائے اور اپنے مشن میں کامیاب رہے۔

لیفٹیننٹ ممتاز انور ستارہ جرات نے بدر جہاز جو ٹوٹ پھوٹ چکا تھا اس کا کنٹرول خود سنبھال لیا اور تین دن رات مسلسل کھڑے رہ کر جہاز کو خطرے سے نکالا اس کے علاوہ بہت سے احمدی افسران نے قربانیاں دیں ان میں میجر منیر احمد راہ خدا میں جان قربان کرنے والے میجر قاضی بشیر احمد راہ خدا میں جان دینے والے لیفٹیننٹ خالد احمد کڑک اور کرنل بشارت احمد صاحب شامل ہیں۔ وطن عزیز پر ہونے والے ہر وار کو اپنے سینے پر لیا اور یہ ثابت کر دیا کہ دفاع وطن میں احمدی نوجوان ہی سب سے آگے ہیں۔

ایک تاریخ ساز پاکستانی جرنیل اختر حسین ملک

ہلالِ جرأت

1965ء میں کشمیر میں خط متارکہ جنگ کے پار بھارت کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کو جو ایک پیدل ڈویژن کے آفیسر کمانڈنگ تھے۔ کارروائی کرنے کا فرض سونپا گیا۔ آپ نے اس کام کو انجام دینے کے لئے اپریشن جبرالٹر کا منصوبہ تیار کیا اور اس پر عمل درآمد کیا۔ اس محاذ پر چھمب میں بھارتی مورچے غیر معمولی طور پر مضبوط تھے اور وہاں ایک طاقتور فوج متعین تھی۔ جنرل اختر حسین ملک نے ان مورچوں پر حملہ کیا اور بھارتی گیریژن کو اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستانی جرنیل کے پاس جو فوج تھی وہ عملاً ایسی کارروائی کے لئے ناکافی سمجھی جاتی ہے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ بھارتی قلعہ بندیوں کو تباہ کن ضربیں لگانے اور انہیں برباد کرنے کی کارروائی جنرل آفیسر کمانڈنگ کے بہادرانہ منصوبے بنانے اور کارروائی میں غیر معمولی قیادت کی رہین منت تھی۔ انہوں نے اس مشکل کام کو دلیرانہ طور پر اور ذاتی جرات کے ساتھ انجام دیا اس پر بہادری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرات عطا کیا گیا۔

1965ء کی جنگ میں جرات بہادری اور ذہانت سے جنرل اختر حسین ملک نے کام لے کر عسکری تاریخ میں جس نئے باب کا اضافہ کیا ہے اس کے بارے میں میجر جنرل سرفراز خاں ہلال جرات ملٹری کراس جو 1965ء کی جنگ میں لاہور محاذ پر کمانڈنگ آفیسر تھے لکھتے ہیں۔

"جس ہنرمندی سے اختر ملک نے چھمب پر اٹیک کیا اسے شاندار فتح کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ وہ اس پوزیشن میں تھے کہ آگے بڑھ کر جوڑیاں پر قبضہ کر لیں۔ کیونکہ چھمب کے بعد دشمن کے قدم اکھڑ چکے تھے۔ اور وہ جوڑیاں خالی کرنے کے لئے فقط پاکستانی فوج کے آگے بڑھنے کے انتظار میں تھے مگر ایسا نہیں ہونے دیا گیا۔ کیونکہ پکی پکائی پر یحیٰی خاں کو بٹھانے اور کامیابی کا سہرا یحیٰی خاں کے سر باندھنے کا پلان بن چکا تھا۔ لیکن نقصان کس کا ہوا۔ بھارت کو مکمل شکست دینے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا کمانڈ کی تبدیلی میں دو دن ضائع ہو گئے۔

(روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1986ء)

میجر نادر پرویز وفاقی وزیر ممبر قومی اسمبلی کہتے ہیں۔

میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جنٹ اور جینئس تھے وہ ترکی میں رہے ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جنرل بھی تھے جنرل اختر ملک نے وہاں بھی اپنا سکہ منوایا وہ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جنرل ہے۔ 1965ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی۔ اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے تو اکھنور قبضے میں آجاتا اگر اکھنور قبضے میں آجاتا تو سیالکوٹ محفوظ ہو جاتا۔ کیونکہ اکھنور انڈین لائن آف کمیونی کیشن تھی۔

(المیہ مشرقی پاکستان کے پانچ کردار ص 20)

ایک اور اعلیٰ سابق فوجی آفیسر اور جنگی امور کے ماہر لکھنے والے بریگیڈیئر ریٹائرڈ امجد چوہدری جنرل اختر حسین ملک کی اعلیٰ فوج مہارت اور منصوبہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اپریشن جبرالٹر ایک جرات مندانہ اقدام تھا۔ جس نے کئی گنا بڑی طاقت کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیا۔ اور اس کی لاتعداد فوج میں کھلبلی مچا دی۔ ہمارے کئی جانباز سرینگر اور اس سے بھی آگے پہنچنے میں کامیاب ہو گئے......

(جنگ لاہور 6 ستمبر دفاع پاکستان نمبر 1984ء)

ایک اور جنگی ماہر میجر شیخ غلام نصیر صاحب کی ماہرانہ رائے پیش ہے۔

"پاکستان افواج کے پہلے حملے میں سے بھارتی افواج بدحواس ہو گئیں اور اپنے کنکریٹ کے مورچے چھوڑنے پر مجبور ہو گئیں بھارتی فوجی اپنی توپیں چھوڑ گئے۔ توپوں کے اندر سے گولے بھی نہ نکال سکے۔ بھارتی بکتر بند فوج نے ٹینکوں کو چلتا چھوڑ دیا۔ غرض تمام افواج میں پسپائی کا عالم تھا اور پاکستانی افواج ان کا پیچھا کر رہی تھیں۔ اکھنور چند میل کے فاصلے پر تھا۔ جس پر قبضے کا بندوبست پہلے سے ہو چکا تھا مگر افسوس ہمیں اس وقت کمانڈر کی تبدیلی کا حکم پہنچ گیا جنرل اختر ملک کی جگہ جنرل یحیٰی خان تشریف لے آئے۔"

1965ء کی جنگ چند حقیقتیں چند یادیں روزنامہ جنگ 30۔ اگست 1984ء ص 3)

لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک - ہلالِ جرأت

ستمبر 1965ء کی جنگ کی دوسری بڑی لڑائی دفاعی نوعیت کی تھی۔ جس میں ہندوستانی ٹینکوں کی خطرناک یلغار کو بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے ایک معمولی فورس کے ساتھ چونڈہ میں اس شان استقامت اور اس جرات سے روکا کہ آج تک بڑے بڑے فوجی جرنیل ان کی اس جرات پر حیران ہیں۔ بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو ان کے ڈویژنل کمانڈر نے تو یہ حکم دیا تھا کہ چونکہ یہ حملہ اتنا بڑا ہے کہ اس معمولی فوج کے ساتھ تم اسے روک نہیں سکو گے اس لئے پیچھے آجاؤ مگر اس بہادر احمدی جرنیل عبدالعلی ملک نے کہا اگر میں نے ایسا کیا تو سیالکوٹ کے اہم ترین خطے پر دشمن کا قبضہ ہو جائے اس لئے مجھے اجازت دی جائے میں دشمن کی اس یلغار سے چونڈہ میں ہی نمٹنے کی کوشش کروں۔

اس سلسلہ میں مشہور جنگی وقائع نگار اور 65ء اور 71ء کی جنگوں پر سب سے زیادہ لکھنے والے صحافی جناب عنایت اللہ مدیر ماہنامہ حکایت لکھتے ہیں۔

جنرل عبدالعلی ملک ستمبر 1965ء کی جنگ میں بریگیڈیئر کی حیثیت سے لڑے تھے ان کے ڈویژن کمانڈر میجر جنرل اسماعیل نے دشمن کی بکتر بند طاقت سے گھبرا کر انہیں حکم دیا تھا کہ پیچھے ہٹ جائیں اور سیالکوٹ کو خالی کر دیں۔ تو جنرل عبدالعلی ملک نے ان کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ انہوں نے ریوالور نکال کر اپنے ڈویژن کمانڈر سے کہا تھا کہ مجھے زبردستی پیچھے ہٹنے کا حکم دو گے تو پہلی گولی تم پر چلاؤں گا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک پیادہ بریگیڈ اور صرف ایک ٹینک رجمنٹ سے بھارت کے بکتر بند ڈویژن کو تین دن روکے رکھا تھا۔

(ماہنامہ حکایت فروری 1974ء ص 2)

وطن کے اس مایہ ناز سپوت نے چونڈہ میں ہی دشمن پر اس جرات اور مردانہ وار بہادری سے حملے کئے کہ بھارت کی مایہ ناز افواج اور فخر ہند نامی ٹینکوں کی ڈویژن جس کے ٹینکوں کا نام ہی Black Elephant رکھا گیا تھا اس کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اور چونڈہ کو بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا۔ اپنے سے کئی گنا تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود بھارتی افواج چونڈہ میں ایک قدم آگے نہ بڑھ سکیں اس جرات بہادری شجاعت اور جذبہ حریت اور جیالے پن کے اعتراف کے طور پر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو جنگ کے دنوں میں محاذ جنگ کے قریب ترین مقام پر بہادری کے دوسرے اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرات سے نوازا گیا۔

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے ای اے ایس بخاری نے چونڈہ کے محاذ کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد جنرل عبدالعلی ملک کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

"بریگیڈیئر ملک عبدالعلی جو کہ محافظ چونڈہ کہلاتے ہیں اور 24 بریگیڈ کے کمانڈر تھے۔ خوب جانتے تھے اور یہ سچ ہے کہ اگر چونڈہ دشمن کے ہاتھ آجاتا تو سب کچھ دشمن کے ہاتھ آجاتا۔ مگر کافی مار پیٹ کے بعد دشمن ملک عبدالعلی کو مغلوب نہ کر سکا اور نہ ہی چونڈہ لے سکا۔ عبدالعلی ملک کے متعلق ایک تراشہ پیش خدمت ہے ایک فوجی صاحب جو چونڈہ میں موجود تھے لکھتے ہیں۔

"یہ حقیقت ہے کہ عبدالعلی ملک بذات خود ایک آرمرڈ ڈویژن کے برابر تھے بات خود رنگ کا یکہ تھے اور صرف خود"

جب جنگ کی شدت میں ذرا کمی ہوئی تو فیلڈ مارشل ایوب خان صاحب پسرور تشریف لائے اور انہوں نے افسروں سے خطاب کے دوران کچھ یہ الفاظ استعمال کئے۔

"چونڈہ کے معرکے میں کیا ہوا (یہ تو سب کو معلوم ہے) ہندوستانیوں نے زبردست حملہ کیا۔ اور دو ڈویژنوں سے مگر علی وہاں موجود تھا۔ اس کا انگریزی متن شاید زیادہ موثر رہے گا۔

ایک اچھی بات

کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے مزید نیکیاں کرنے کی اسے توفیق ملے اور اگر وہ گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے کہ اسے توبہ و استغفار کرنے کا موقعہ ملے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Refering to Battle of Chawinda F.M.Ayub Khan said ...look what happened here in Chwinda

He said "The Indians attacked but Ali was there" .... چونڈہ پر آخری حملہ اور ناکام کوشش ہندوستانی آرمڈ ڈیو اور 6 ڈویژن نے کی اور یہ عجیب لگتا ہے کہ عبد العلی ملک نے چند ٹینکوں اور دو کمپنیوں سے اس بھرپور حملے کو پسپا کر دیا شائد کوئی اور کمانڈر اتنا بڑا خطرہ (Risk) مول نہ لیتا۔

اس لڑائی کو جس میں اعداد و شمار کے لحاظ سے اتنا عدم توازن تھا ہندوستانی جارحیت کے سیلاب کو روک لینا ایک عجوبہ سمجھا جاتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 12 مئی 1997ء ص 7)

ہمت اور جرأت کا پیکر میجر جنرل افتخار جنجوعہ ہلالِ جرأت

میجر جنرل افتخار جنجوعہ کے نام سے کون واقف نہیں ہے جس نے پہلے 1965ء میں رن کچھ کے میدان جنگ میں ہندوستان کو شکست فاش دی۔ جس بریگیڈ نے یہ میدان سر کیا اور دشمن وطن کو نیست و نابود کر دیا اس کی طاقت کے گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا۔ اس کی کمان بریگیڈیئر افتخار کر رہے تھے۔

بریگیڈیئر افتخار نہ صرف لڑائی میں زخمی ہوئے بلکہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دشمن کا مقابلہ کیا اس ذاتی شجاعت اور بہادری کے صلے میں حکومت پاکستان نے آپ کو بہادری کا دوسرا بڑا اعزاز ہلال جرات عطا کیا۔

میجر جنرل فضل مقیم اپنی کتاب المیہ پاکستان 1971ء میں لکھتے ہیں۔

"5 دسمبر 1971ء میں چھمب کے سیکٹر میں میجر افتخار کی کمان میں 23 ڈویژن کو جو مشن سونپا گیا تھا اس کے مطابق اسے دریائے توی تک کا علاقہ دشمن سے صاف کرنا تھا۔ لیکن 23 اے کے بٹالین اپنے جوانوں سمیت اور پر عزم کمانڈنگ آفیسر کی کمان میں دریا عبور کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ جس کا دفاع دشمن نے انتہائی مضبوطی سے کیا ہوا تھا..... جواں ہمت اور جانباز ڈویژن کمانڈر افتخار نے ہمت نہ ہاری وہ ایسی شخصیت نہیں تھے جو دشمن کو چین لینے دیں۔ بھارتی فوج اس زبردست حملے کی تاب نہ لا کر بعجلت تمام پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی اور پسپا ہو کر افراتفری کے عالم میں راہ فرار اختیار کرتے ہوئے اپنے پیچھے جنگی ساز و سامان اسلحہ کے ڈھیر تقریباً ایک سکواڈرن کے برابر صحیح سالم ٹینک اور بہت سی گاڑیاں چھوڑ گئی اور یوں چھمب پر پاکستان کا پرچم لہرا دیا گیا۔

اس وقت یہ ڈویژن مسلسل جنگ کرتے کرتے بہت تھک چکا تھا پھر بھی اس میں ایک شخص تھا جو اب تک تازہ دم نظر آ رہا تھا اور وہ اس کا جنرل تھا۔ بلاشبہ ایسے پرجوش اور باہمت جنرل کے لئے موجودہ قسم کی جنگی ذمہ داری (دفاعی پوزیشن میں رہنے والی) اس کی شخصیت کے مطابق نہ تھی۔ کیونکہ ایسے نڈر اور جوشیلے افسر کے لئے نچلا بیٹھنا ایک مشکل کام تھا۔ 10 دسمبر کو جو ہیلی کاپٹر جنرل کو اگلے مورچوں کی طرف لے جا رہا تھا اسے ایک ناخوشگوار حادثہ پیش آیا اور پاکستان کے یہ بہت ہی اچھے جنرل ہسپتال جاتے ہوئے راستہ میں دم توڑ گئے۔

(پاکستان کا المیہ 1971ء ص 282 تا 308)

سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد

1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان فضائیہ نے جس جرات بہادری اور فقید المثال انمٹ کارناموں کا مظاہرہ کیا ہے ان کو ایک ممتاز جنگی نامہ نگار جان فریکر نے اپنی کتاب میں محفوظ کیا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ جنگ پاکستان 1965ء میں فضائی معرکہ کے عنوان سے جناب لطیف احمد خان نے کیا ہے انہوں نے جنگ کی تفاصیل ڈائری کی صورت میں درج کیں ہیں۔ احمدیت کے نامور سپوت خلیفہ منیر الدین احمد کی جرات اور بہادری کا ذکر کرتے ہوئے "امرتسر راڈار کا معرکہ" کے زیر عنوان لکھا ہے۔

سکواڈرن لیڈر منیر الدین کو پاک فضائیہ میں منیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ اپنی فضائیہ کے مقبول ترین افسروں میں سے ایک تھا۔ 1965ء میں نسبتاً فربہ جسامت سفیدی مائل سیاہ بالوں اور من موجی طبیعت کی بناء پر نوجوان ہوا بازوں کے دوران انہیں بزرگوار کا درجہ حاصل تھا۔ لیکن منیر نے تیز رفتاری کا وہ ریکارڈ قائم کیا کہ چاق و چوبند افراد بھی ان کا مقابلہ نہ کر پائے۔

سرگودھا ونگ اپریشن آفیسر کی حیثیت سے منیر کو جنرل پروازوں میں شرکت کی ضرورت نہ تھی۔ اور کچھ ہو نہ ہو۔ ان کی لاتعداد انتظامی ذمہ داریاں ان کی صلاحیتوں کو فنا کر ڈالنے کے لئے کافی تھیں۔ لیکن اپنی خاندانی روایت کے مطابق ان کا سب سے بڑا شوق پرواز تھا۔ اور انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنے لئے دن میں ایک اور کبھی کبھی دو جنرل پروازوں کا موقعہ حاصل کر ہی لیا منیر کے بارے میں فضائیہ میں بہت سے قصے مشہور ہیں اپنی روایتی ہکلاہٹ کی وجہ سے وہ پرواز کے لئے ناموزوں سمجھے جاتے تھے اور یہ ہکلاہٹ ان کے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کچھ زیادہ بھی شدید ہو جاتی۔

جنگ کے ابتدائی دنوں میں جب ان کے ایف 86 سیکشن کا چھمب کے علاقے میں کچھ عجب حالات میں انڈین ایرفورس کے مگ 21 سے سامنا ہو گیا تو منیر ان کے مگ 21 لڑاکا طیاروں میں سے ایک کے اتنے قریب جا پہنچے کہ وہ اس کے بڑے بازو کو ہاتھ لگا سکتے تھے..... ترقی کے امتحانات کے بارے میں بھی منیر کامیابی کے لئے کچھ زیادہ بہتر مظاہرہ نہ کر پائے۔

لیکن "ان کے پاس شیر کا دل تھا اور ان کا عزم بس یوں کہئے جونک کی طرح پیوست ہو جانے والا۔ انہوں نے فضائی دفاعی معرکوں اور تحفظ کی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ لیکن لاہور سے کچھ دور سرحد کے پار امرتسر راڈار اسٹیشن کے بارے میں ان کے ذہن میں ایک جنون طاری تھا۔ اس بڑی تنصیب کو تباہ کرنے کے بارے میں ان کی کیفیت اتنی شدید تھی کہ سرگودھا کے لوگ امرتسر کے راڈار کو منیر کا راڈار کہتے تھے۔ 11 ستمبر کو امرتسر کے راڈار کو ہمیشہ کے لئے خاموش کرنے کی مہم میں جان راہ خدا میں قربان کر دی۔

جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب

1965ء دفاع وطن کے سلسلے میں جہاں احمدی سپوتوں نے محاذ جنگ پر دلیری جرات بہادری اور شجاعت کے انمٹ نقوش ثبت کئے وہاں دفاع وطن کے سلسلہ میں زخمی ہونے والے بہادروں کی مرہم پٹی اور علاج معالجہ اور اپریشن کے سلسلہ میں بھی اپنی فنی مہارت کا ثبوت دیا پاکستان فوج کے شعبہ سرجری کے نامور سپوت جنرل محمود الحسن نے ان دونوں جنگوں میں زخمی فوجیوں کی جس مہارت اور جانفشانی سے دن رات خدمت کی ہے اس کی ایک ہلکی سی جھلک STN ٹی وی کے 6 ستمبر 1994ء کے پروگرام میں بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) نصرت جہاں صاحبہ نے جنگ ستمبر کی یادیں دوہراتے ہوئے جنرل محمود الحسن صاحب کی خدمات کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ

"کرنل محمود الحسن جو بعد میں جنرل ہو گئے تھے ان کی ڈیوٹی بھی ہمارے ساتھ تھی انہوں نے بہت محنت سے زخمی فوجیوں کی مرہم پٹی اور اپریشن کئے تین دن اور تین راتیں ہم مسلسل ڈیوٹی پر رہے اس دوران ہم دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کچھ آرام کر لیتے تھے جب تین دن کے بعد میو ہسپتال سے کچھ ڈاکٹر اور نرسیں آئیں تو ہم کو آرام کا موقعہ ملا۔ ہم نے کمر کو تختہ ہونے کا سنا تھا۔ اس دن تختہ بنے محسوس بھی کیا۔ اور ہم دیوار کا سہارا لے کر بیٹھتے تھے کمر اس حد تک اکڑ چکی تھی۔

روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1994ء کے دفاع ایڈیشن میں بھی بریگیڈیئر نصرت جہاں صاحبہ نے اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

آپ صدر پاکستان کے مشیر سرجری بھی رہے اور آخر پر ڈائریکٹر سرجری کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام الرابع نے روزنامہ "جنگ لندن" کو اپنے ایک انٹرویو میں احمدی فوجی افسران کا ذکر یوں فرمایا۔

مجھے آپ یہ بتائیے کبھی ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرفہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ (راہ خدا میں جان دینے والوں) میں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں۔ جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پا گیا تھا۔ کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے۔ پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبد العلی ملک تھے.... پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقے میں بریگیڈیئر افتخار تھے یہ سارے احمدی ہیں۔ اچھے بد دیانت لوگ ہیں!! کہ جب جان کی بازی لگانے سر دھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔

بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد' جرنیلوں کی تعداد' تھوڑی ہے لیکن کیسا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنے والے تھے۔

(روزنامہ جنگ لندن 27 ستمبر 1988ء)

غرضیکہ احمدی نوجوان دفاع وطن کے ہر محاذ پر سینہ سپر رہا اور اس نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے وطن کی آن پر آنچ نہیں آنے دی۔ بقول ثاقب زیروی۔

ہر دوڑ میں ہر راہ میں
آگے ہے تیرا نوجوان

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم 1997ء

مجلس انصار اللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم 1997ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 46- اضلاع کی 230 مجالس 2800- انصار اللہ نے شرکت۔ مندرجہ ذیل انصار اللہ نے نمایاں پوزیشن حاصل کی:-

اول- مکرم حکیم محمد نسیم صاحب- گھنوکے جہ ضلع سیالکوٹ

دوم- (1) مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب- مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

(2) مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب- نارتھ کراچی

سوم- (1) مکرم محمد سلیم اختر صاحب- دہلی گیٹ لاہور

(2) مکرم عزیز احمد طاہر صاحب- ٹوبہ ٹیک سنگھ

جن انصار نے اس امتحان میں خصوصی گریڈ کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ان کے اسماء گرامی بغرض دعا تحریر کئے جاتے ہیں

مظفر گڑھ- محمود مجیب اصغر صاحب- یارووالہ- ناصر احمد بھٹی صاحب- کوٹ ادو- نعیم احمد طارق صاحب- میرپور آزاد کشمیر- کھروٹہ- میاں عبد الحئی کامران صاحب- سرگودھا- چک نمبر 9 پنیار- ظفر اللہ خاں صاحب- سرگودھا شہر- ملک محمد مبارک احمد

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر- ایم اے (معاشیات)

پاکستان کے پچاس سال بلحاظ معاشی ترقی

پاکستان کی عمر کے پچاس سال مکمل ہو چکے ہیں۔ ہم جائزہ لیں گے کہ قیام پاکستان کے وقت اقتصادی و معاشی صورت حال کیا تھی اور اب ہم کس مقام پر کھڑے ہیں اور معاشی ترقی کے عروج کو پانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے جاتے ہیں۔ پاکستان کو خداتعالیٰ نے بے شمار نعمتوں اور خزانوں سے نوازا ہے اگر ایمانداری اور منصوبہ بندی سے وسائل کا صحیح استعمال کیا جائے تو یہ ایک مثالی اور راہنمائی کرنے والا ملک بن سکتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:۔

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقع میسر آگیا اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے"

(ماہنامہ "خالد" اگست 1997ء)

اب ہم 1947ء کی اقتصادی صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں۔ اگر 1947ء والے پاکستان کو دیکھیں تو اس لحاظ سے ہم بہت کامیاب رہے ہیں۔ ہم نے تعلیمی، صنعتی اور زرعی لحاظ سے ترقی کے اقتصادی ڈھانچے بنا لئے ہیں جو کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہوتے ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت پنڈت نہرو اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی یہ پیشگوئیاں تھیں کہ یہ ملک چند ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا یہ بات پاکستان کے پچاس سالوں نے کلیتًا باطل ثابت کردی۔

یہ درست ہے کہ بنیادی اقتصادی ڈھانچہ ابھی نامکمل ہے ان کو ایمانداری اور لگن کے جذبہ سے بہت آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

1997ء کے لئے 1947ء کو دیکھنا ہوگا۔ یہ وہ دور تھا کہ ہمارے پاس کوئی صنعتی ڈھانچہ نہ تھا بینک اور مالیاتی ادارے نہ تھے۔ تعلیم کے لئے صرف ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ پنجاب یونیورسٹی حصہ میں آیا تھا۔ ذرائع آمد و رفت بہت قلیل تھے بجلی پیدا کرنے کے ذرائع نہ تھے بلکہ بجلی بھارت سے درآمد کی جاتی تھی۔ بین الاقوامی تجارت کا کوئی باقاعدہ نظام نہ تھا سٹاک مارکیٹ نہ تھی۔

ریلوے بھی قابل رحم حالت میں ملی تھی۔ مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ تھا بیرونی تجارت کے لئے ہم بھارت کے محتاج تھے ہمارا مرکزی بینک نہ تھا۔ انڈیا نے شروع کے 6 ماہ میں مرکزی بینک Reserve Bank of India سے اثاثے پاکستان منتقل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

ہمارے پاس زرعی زمین بہت موجود تھی۔ لیکن اس کو کاشت کرنے کے لئے وسائل اور کسانوں کی ضرورت تھی۔ ان تمام مشکلات کے باوجود پاکستان ترقی کی طرف گامزن رہا۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا قدرتی گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے جن سے ایندھن کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا۔

قیام پاکستان کے وقت بینکوں کا کوئی نظام نہ تھا لیکن اب 24 قومی بینک 18 غیر ملکی بینک کام کر رہے ہیں اور ان کی پورے ملک میں 8 ہزار شاخیں قائم ہیں ان کے علاوہ 23 مضاربہ کمپنیاں اور 18 لیزنگ کمپنیاں بھی کام کر رہی ہیں۔ زراعت، صنعت، چھوٹے پیمانے کے کارخانے اور دوسرے مالی ادارے کام کر رہے ہیں اس طرح ملک میں بھرپور انداز میں مالیاتی اور بینکنگ نظام قائم ہو گیا ہے۔ کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں سٹاک مارکیٹیں بھرپور انداز میں کاروبار کر رہی ہیں۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کا مرکزی بجٹ صرف نصف ملین روپوں پر مشتمل تھا اب رواں مالی سال میں اس کا حجم 568 بلین تک پہنچ چکا ہے۔ اس سے پاکستان کی اقتصادیات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

تعلیم کے میدان میں اگرچہ ابھی پوری منصوبہ بندی نہیں ہے اور بہت سے مسائل درپیش ہیں لیکن اس کے باوجود تعلیم کے فروغ کے لئے بہت سے اقدامات کئے گئے ہیں اس وقت پاکستان میں ڈیڑھ لاکھ پرائمری سکول 49 ہزار مڈل ہائی سکول 700 فنی تعلیمی ادارے 800 آرٹ اور سائنس کالج، 160 پیشہ ورانہ ادارے جس میں میڈیسن اور زراعت کالج بھی شامل ہیں اور 35 یونیورسٹیاں ہیں۔ میڈیکل کے میدان میں بھی بہت نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً 1960ء میں صرف 1500 ڈاکٹر تھے اب یہ تعداد 75000 سے بھی زائد ہو چکی ہے۔ ملک میں ایک ہزار سے زائد ہسپتال قائم ہیں۔

اب ہم زراعت کے میدان کا جائزہ لیتے ہیں۔ 1960ء میں 15 ملین ہیکٹر کا رقبہ زیر کاشت تھا اب یہ رقبہ 23 ملین ہو چکا ہے۔ آبپاشی کا نظام پاکستان کی زراعت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ بہت سے بند اور نہریں تعمیر ہو چکی ہیں۔ 1950ء میں ہم بجلی بھارت سے درآمد کرتے تھے اب ہماری بجلی کی پیداوار پندرہ ہزار میگاواٹ تک پہنچ چکی ہے۔

جہاں تک مجموعی قومی آمدن میں اضافے کی رفتار کا تعلق ہے۔ ہم نے 5.2 فیصد سالانہ شرح سے قومی آمدن میں اضافہ کیا ہے۔ یہ بہت اچھا اضافہ ہے۔ 1950ء میں فی کس آمدنی 400، 500 روپے کے قریب تھی جبکہ پچھلے سال کے اکنامک سروے کے مطابق یہ آمدن 18 ہزار 320 تک پہنچ چکی ہے۔

ہمارے معاشی ڈھانچے میں صنعت کا بڑا اہم کردار ہے۔ 1950ء میں اقتصادی ڈھانچے میں صنعتوں کا حصہ 7 فیصد تھا اب یہ حصہ 20 فیصد کے قریب ہے۔

یہ 1950ء سے 1997ء تک کا ایک طائرانہ جائزہ ہے۔ پاکستان ایک زرخیز زرعی ملک ہے۔ اگر بہتر منصوبہ بندی، ایمانداری اور لگن کے

باقی صفحہ 7 پر

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

بنی نوعِ انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقعہ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا۔

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں (عبادت) میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ (عبادت) توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دِقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔

ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے ہی خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔

پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خداتعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے اسی لئے (کلام الٰہی) میں آیا ہے (ہر ایک اپنے طریق پر عمل کر رہا ہے) بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں، تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔

خُلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں بلکہ خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ سب خَلق کہلاتے ہیں اور اس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلق ہے۔ مثلاً عقل، فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں اور خُلق کو خَلق پر اس لئے ترجیح ہے کہ خَلق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ہاتھ چھوٹا پیدا ہوا ہے تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا، لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے یعنی تم خداتعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدتِ جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا ہے کہ ایک (امام) ہو جو کہ جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔

دُرستیٔ اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ خداتعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسّر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفّٰی قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسّر نہ ہوگی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے، لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔

15۔ جون 1904ء کو مزید فرماتے ہیں۔

جس قوم میں راستی کا پیار نہیں۔ اعمال میں للّٰہیت نہیں اور ریاکاری اور خودپسندی ان کا شیوہ ہے، اُسے مہذب نہیں کہہ سکتے۔ تہذیب کے اصول، اخلاص، صدق اور توحید ہیں۔ وہ سوائے (دینِ حق) کے اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے۔ عیسائیوں کو اخلاق کا بڑا ناز ہے مگر ان کی جو بات دیکھو اسی میں گناہ ہے۔ (-) حالانکہ خُلق وہ ہے جو لِلّٰہ ہو۔ خداتعالیٰ کی عظمت، اس پر ایمان اور نوع انسانی کی خدمت یہ باتیں خُلق کی ہیں۔ (-) سچے خُلق کا برتاؤ بہت مشکل ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قویٰ کو برمحل برتا جاوے اور خدا سے ڈر کر وہ اپنی حد پر رہیں۔ لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ ثواب اس کو ملا کرتا ہے جو خداتعالیٰ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اس کو راضی کرنے کی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے۔ اور جب تک یہ نیت نہیں ہوتی۔ تب تک ہرگز

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پاک بھارت مذاکرات کا مستقبل

مسٹر آئی کے گجرال جب بھارت کے وزیر اعظم منتخب ہوئے تو انہوں نے ایسے بیانات دئے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ واقعی برصغیر پاک و ہند میں مستقل امن کے متمنی ہیں اور ان کے دور حکومت میں کشمیر سمیت تمام مسائل کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ڈھونڈ لیا جائے گا۔ پھر اس کے لئے بھارت کی طرف سے مثبت اشارے بھی ملنے لگے۔ انہوں نے عرصہ سے تعطل میں پڑے ہوئے سیکرٹریان خارجہ کی سطح کے مذاکرات کو شروع کروایا اور پہلے دو راونڈز میں یہ امید بندھ گئی کہ اب یہ سلسلہ چلتا رہے گا اور اب بات ضرور آگے بڑھے گی۔ دوسرے دور کے بعد جو مشترکہ بیان جاری کیا گیا تھا اس میں دونوں اطراف نے یہ تسلیم کیا تھا کہ وہ تمام مسائل کے حل کے لئے ورکنگ گروپ قائم کریں گے اور امن وسلامتی اور کشمیر۔ جیسے مسائل کے حل کے لئے بات چیت جاری رکھی جائے گی اور تیسرا دور نئی دہلی میں ہو گا۔ دوسرے دور کے مذاکرات پر دونوں طرف سے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا گیا اور خیال کیا گیا کہ دونوں ممالک کے درمیان تنازعات طے کرنے کے لئے شروعات ہو چکی ہیں۔

لیکن اس کے بعد بھارت اور خاص طور پر مسٹر گجرال نے ایسے بیانات دینے شروع کر دئے جن سے یہ واضح ہو گیا کہ وہ ان جذبات سے عاری ہو چکے ہیں جن کا اظہار انہوں نے عنان حکومت تھامنے پر کیا تھا اور سیکرٹریان خارجہ کی سطح کے دونوں مذاکرات کے دوروں کے درمیان کیا گیا تھا۔ اب جبکہ تیسرے دور کا وقت قریب آگیا تو یکایک بھارتی فوجوں نے لائن آف کنٹرول پر بلا جواز اندھا دھند فائرنگ کر کے فضا کو بالکل ہی تبدیل کر دیا۔ ساتھ ہی مسٹر گجرال نے ایسے بیانات دینے شروع کر دئے جن میں انہوں نے کشمیر کے مسئلہ کو ان مذاکرات سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی۔ بیانات کے علاوہ انہوں نے امریکہ کے صدر کو بھی پیغام دیا کہ ان دونوں کی ملاقات میں پاک بھارت معاملات زیر بحث نہ لائیں جائیں۔ حالانکہ پہلے امریکہ کی طرف سے بھی یہ اشارے دئے جا چکے تھے کہ مسٹر گجرال کی ملاقات میں صدر کلنٹن کشمیر کا مسئلہ بھی اٹھائیں گے۔

پاکستان نے اس تمام صورت حال کا سخت نوٹس لیا ہے اور وزارت خارجہ پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ اگر بھارت سیکرٹری خارجہ مذاکرات کے دوسرے دور میں کئے گئے وعدوں کا پاس نہیں کرے گا۔ تو پاکستان تیسرے دور میں حصہ نہیں لے گا۔ خاص طور پر مسئلہ کشمیر کے متعلق ورکنگ گروپ بنانے کے متعلق بھارتی حکومت سے وضاحت مانگی ہے۔ اس وضاحت کے ملنے کے بعد ہی حکومت پاکستان اپنا آخری فیصلہ کرے گی۔ بہرحال تیسرے دور سے جو توقعات پہلے رکھی گئی ہیں وہ اب پورا ہوتی نظر نہیں آتیں۔

○○○

ایران افغانستان تعلقات

ایران نے افغانستان سے ہر قسم کی تجارت اور افغان ٹرانسزٹ پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ پابندی اس ردعمل کے طور پر لگائی گئی ہے جس میں طالبان حکومت نے کچھ ایرانی افسروں اور دیگر افراد کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کر لیا تھا اور باوجود ایرانی کوششوں کے انہیں رہا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

طالبان کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مغربی افغانستان میں بغاوت کے لئے نئے منصوبے بنانے اور اسماعیل خان کی رہائی کے لئے خفیہ مشن کی راہنمائی کرنے والے دو اعلیٰ ایرانی عہدیداروں کو گرفتار کر لیا تھا۔ ان کے ساتھ سات افغانی معاونت کرنے والوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ایران کی طرف سے ان دو اعلیٰ عہدیداروں کی رہائی کے لئے کوششوں پر طالبان کی طرف سے سختی سے انکار کے بعد ایران نے یہ قدم اٹھایا ہے۔

○○○

حکومت بھارت کی طرف سے عدالتی فیصلوں پر عمل نہ کرنے کی ہدایات

بھارت کی مرکزی حکومت نے مشرقی پنجاب میں علیحدگی کی تحریک کو کچلنے کے لئے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں ملوث فورسز کے اہلکاروں کی گرفتاری سے انکار کر دیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ پنجاب کی مختلف عدالتوں نے سینکڑوں پولیس ملازمین پر فرد جرم عائد کر رکھی ہے۔ اور آئی جی پولیس کو حکم دیا ہے وہ مذکور افراد کو گرفتار کرائیں۔ آئی جی پولیس مشرقی پنجاب نے مرکزی حکومت کو اس صورت حال کی اطلاع دی تو وفاقی حکومت کی وزات داخلہ نے انہیں ہدایت کی کہ عدالتوں کے اس حکم پر عمل نہ کیا جائے اور اگر کسی ملازم کی گرفتاری از حد ضروری ہو تو پہلے وزارت داخلہ سے اس کی اجازت لی جائے۔

بھارت کے وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ اس وقت 123 پولیس افسروں اور چھ۔ ایس۔ پی صاحبان کو مقدمات کا سامنا ہے جبکہ پنجاب پولیس کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے 2555 مقدمات درج ہیں مرکزی حکومت نے اس مسئلے کا حل یہ ڈھونڈا ہے کہ پنجاب میں ڈسٹربڈ ایریاز ایکٹ میں ترمیم کر دی جائے تاکہ ان افسران کو تحفظ مل سکے۔

○○○

الجزائر میں دہشت گردی کا تسلسل

الجزائر میں دہشت گردوں کی کارروائیاں جاری ہیں اور حکومت ان کے سامنے بے بس نظر آتی ہے۔ تشدد کے تازہ ترین واقعہ میں بائیس افراد کو گلے کاٹ کر ہلاک کر دیا گیا جن میں دس بچے بھی شامل تھے۔ یہ واقعہ دارالحکومت سے 50 کلومیٹر دور الوڈلربی نامی گاؤں میں پیش آیا۔ جہاں مسلح افراد نے اچانک حملہ کر کے ان تمام لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ باغی دہشت گرد بارودی سرنگوں کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ دہشت گردوں کی ایک ایسی ہی بارودی سرنگ ایک سرکاری گاڑی سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں تین پولیس اہلکار شدید زخمی ہو گئے۔

○○○

سری لنکا میں عارضی جنگ بندی

پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ سری لنکا میں جب بھارت اور سری لنکا کی کرکٹ ٹیموں میں میچ ہو رہا تھا تو دونوں اطراف کی فوجیں اپنی لڑائی بھول کر ٹیلی ویژن سیٹوں کے گرد جمع ہو گئی تھی اور ایک قسم کی جنگ بندی کا عالم تھا حالانکہ اس کا کوئی باقاعدہ اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ اب یہ خبر آئی ہے کہ باغیوں کی جماعت تامل ٹائیگرز کے چھاپہ ماروں نے جو سری لنکا میں ایک الگ وطن کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی بچوں کی تنظیم یونی سیف کو ملک بھر میں پولیو کے ٹیکے لگانے کا موقعہ دینے کے لئے ان کے پروگرام کے مطابق جنگ بند کر دیں گے اور جب تک یہ ٹیکے لگائے جاتے رہیں گے کوئی کارروائی باغیوں کی طرف سے سری لنکا کی فوج کے خلاف نہیں کی جائے گی۔

○○○

ڈیانا کے متعلق چین کے لوگوں کے جذبات

چین کے سرکاری اخبار "چائنا ڈیلی" میں ایک ایڈیٹر کے نام لکھا گیا ایک خط شائع کیا گیا ہے جس میں خط لکھنے والے نے مغربی معاشرے پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ وہ ڈیانا کے انسانی حقوق کی حفاظت نہیں کر سکا۔

خط لکھنے والے نے لکھا ہے کہ مغربی اقوام ڈیانا کے انسانی حقوق کی حفاظت نہیں کر سکی۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں نہ صرف ذرائع ابلاغ کے ضابطہ اخلاق بلکہ انسانی حقوق کی صورت حال بھی خراب ہے اس خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ مغربی ممالک انسانی حقوق کے حوالے سے دوسروں کی خرابیاں تو ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ لیکن خود ڈیانا کے حقوق کی حفاظت نہ کر سکے۔

○○○

مقبوضہ بیت المقدس میں دوبارہ بم دھماکے

مقبوضہ بیت المقدس کے وسطی علاقہ میں ایک معروف گزرگاہ پر چند سیکنڈوں کے وقفہ سے تین بم پھٹنے سے کم از کم سات افراد ہلاک اور 160 زخمی ہو گئے۔ بن یہودا بازار میں ہونے والے ان دھماکوں کی ذمہ داری فلسطینی اسلامک تنظیم حماس نے قبول کر لی ہے۔ کئی افراد کے اعضا جسم سے علیحدہ ہو کر جا گرے۔ پولیس اور اسرائیلی فوج نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ دھماکے امریکی وزیر خارجہ مسز میڈلین البرائٹ کے دورہ مشرق وسطیٰ سے صرف ایک ہفتہ قبل کئے گئے ہیں۔ مسز میڈلین البرائٹ یہ دورہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان قیام امن کی راہ ہموار کرنے کے لئے کر رہی ہیں۔ وہ سب سے پہلے وزیر اعظم اسرائیل تین یاہو اور پھر فلسطینی صدر یاسر عرفات سے ملاقات کریں گی اور پھر مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک میں اسی غرض سے بات چیت کے لئے جائیں گی بتایا گیا ہے کہ یہ تینوں دھماکے خود کش بم دھماکہ کرنے والوں نے کئے ہیں۔ اور وہ خود بھی ان سات افراد میں شامل ہیں جو ہلاک ہو چکے ہیں۔

یاد رہے کہ 30۔ جولائی کو بھی اسرائیل کے ایک گنجان آباد بازار میں ایسے ہی خود کش بم دھماکے ہوئے تھے جن سے کئی افراد زخمی اور ہلاک ہو گئے تھے۔ اور جس کے بعد اسرائیل نے مغربی کنارہ اور غزہ پٹی کے علاقے کی ناکہ بندی کر دی تھی۔ اور لوگوں کا بیت المقدس سے آنا جانا بند کر دیا تھا جس سے عام پبلک کی زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی تھی۔ لیکن ابھی کچھ دن ہوئے اسرائیل نے عالمی دباؤ کے تحت یہ پابندیاں نرم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور ناکہ بندی ختم کر دی گئی تھی کہ یہ تین دھماکے کر دئے گئے ہیں۔ اب پھر اسرائیل نے غزہ کے علاقے اور مغربی کنارے کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔

○○○

عراق ایران تعلقات میں گرمجوشی

کچھ عرصہ سے عراق تمام ممالک سے اپنے تعلقات کو مزید بڑھاوا دینا چاہتا ہے پہلے شام کے ساتھ اس نے کافی مراسم بڑھانے کی خواہش کا اظہار کیا اور شام نے بھی اس کا مثبت جواب دیا تھا۔ اسی طرح کا رویہ اس نے ایران کے ساتھ بھی شروع کر دیا ہے۔ اب سترہ سال کے بعد ایرانی زائرین کے لئے اپنی سرحدیں کھول دی ہیں یہ پابندی 1980ء میں ایران عراق جنگ شروع ہونے پر لگائی گئی تھیں اور ایرانی شیعہ لوگ اپنے بہت سے متبرک مقامات مثلاً کربلا اور نجف وغیرہ کی زیارت سے محروم چلے آتے تھے جس کی قدرتی طور پر ان کو خواہش تھی۔

بہرحال عراق کی طرف سے یہ اعلان اور اس پر عمل بہت بڑی بات اور اہم واقعہ ہے جس کے علاقے کے حالات پر بھی اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ حکومت عراق کے جاری کردہ اعلان کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عراق کی حکمران کونسل نے چند روز قبل ایرانی زائرین کو کربلا اور نجف آنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اب یہ سرحد اسی فیصلے پر عمل در آمد کے لئے کھول دی گئی ہے۔

ایرانی زائرین کا پہلا وفد اس فیصلے کے فوراً بعد عراق میں داخل ہو گیا اور انہوں نے کربلا کی طرف سفر جاری کر دیا ہے۔

بہرحال یہ ایک مثبت قدم ہے جو عراق نے اٹھایا ہے اور امید کی جانی چاہئے کہ ایران بھی اس کا مثبت رنگ میں ہی جواب دے گا اور دونوں ملک پچھلی رنجشیں بھلا کر پھر ایک دفعہ آپس میں اچھے ہمسایوں کے تعلقات قائم کر سکیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

صاحب۔ رانا عبدالغفار خاں صاحب۔ شیخوپورہ۔ ملک لطیف احمد سرور صاحب۔ سید والا۔ منور احمد صاحب۔ کوٹ عبدالمالک۔ ناصر احمد صاحب۔ ڈیرہ غازی خان۔ منیر احمد حمید صاحب۔ بہاولپور۔ اوچ شریف۔ حکیم محمد افضل فاروقی صاحب۔ بہاولنگر۔ چک نمبر 327 مروٹ۔ ڈاکٹر محمد سلیم صاحب۔ ملتان۔ گلگشت کالونی۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب۔ صادق احمد نعیم صاحب۔ رحیم یار خان۔ 32/8 محمد شریف صاحب۔ عمرکوٹ۔ نور نگر محمد آباد۔ پیر محمد صاحب۔ کراچی۔ مارٹن روڈ۔ عبدالباری قیوم صاحب۔ اورنگی ٹاؤن۔ کرامت حسین مختار صاحب۔ کلفٹن۔ نعیم احمد خاں صاحب۔ النور۔ ناصر احمد گوندل صاحب۔ ہاؤسنگ سوسائٹی۔ خورشید احمد خاں صاحب۔ گلشن حدید۔ محمد ابراہیم شاد صاحب۔ محمد صفدر علی صاحب۔ منور احمد صاحب۔ شیخ سعید احمد صاحب۔ کورنگی۔ منور احمد ناصر صاحب۔ فیصل آباد۔ پیپلز کالونی۔ محمد اکرام احسان صاحب۔ میاں غلام احمد صاحب۔ کریم نگر۔ رائے محمد اسلم صاحب۔ چوہدری احمد دین صاحب۔ محمد اکبر صاحب۔ دارالنور۔ مختار احمد صاحب۔ صوبیدار بشیر احمد صاحب۔ چوہدری محمد یوسف صاحب۔ مرزا احمد یعقوب صاحب۔ محمد انور شاد صاحب۔ عبدالحمید گل صاحب۔ میرپور خاص۔ رفیق احمد صاحب۔ رحیم بخش صاحب۔ نذیر احمد صاحب۔ گوجرانوالہ۔ عبدالرحمان عاجز صاحب۔ جھنگ صدر۔ میاں محبوب احمد صاحب۔ مختار احمد حیدر صاحب۔ پشاور۔ ارشاد احمد خان صاحب۔ نوشیرو فیروز۔ قمر آباد۔ عبدالہادی ساجد صاحب۔ حیدر آباد۔ منور احمد برا صاحب۔ نثار احمد برا صاحب۔ اوکاڑہ۔ چک 40/3 رفیق احمد صاحب۔ منڈی بہاؤالدین۔ سعد اللہ نور۔ شبیر احمد طاہر صاحب۔ صوبیدار محمد اختر ویس صاحب۔ اقبال حسین محسن صاحب۔ صوبیدار محمد رفیق صاحب۔ جہلم۔ چوہدری ناصر احمد صاحب خالد صاحب۔ قصور۔ چوہدری اقبال احمد اختر۔ پتوکی۔ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب۔ راولپنڈی۔ راولپنڈی شہر۔ چوہدری مبارک احمد صاحب واہ کینٹ۔ محمد اشرف تنویر صاحب۔ محمد عبداللہ ریحان صاحب۔ اسلام آباد۔ مرزا بشیر احمد صاحب۔ ملک عبدالعزیز صاحب۔ عارف شاہد صاحب۔ منور احمد صاحب۔ چوہدری محمد علیم الدین صاحب۔ عبدالمنان فیاض صاحب۔ لاہور۔ ماڈل ٹاؤن۔ خالد ہدایت بھٹی صاحب۔ فیصل ٹاؤن۔ رفیق احمد ساہی صاحب۔ بشیر احمد صاحب۔ شیخ مامون احمد صاحب۔ گلشن پورہ۔ عبدالمجید صاحب۔ وحدت کالونی۔ منیر احمد بٹ صاحب۔ محمد ظفر اللہ صاحب۔ ٹاؤن شپ۔ شکور احمد صاحب۔ سلطان پورہ۔ پروفیسر محمد رشید طارق صاحب۔ رشید احمد صاحب۔ مغلپورہ۔ میاں منظور احمد صاحب۔ سمن آباد۔ چوہدری غلام محمد صاحب۔ منیر احمد چوہدری صاحب۔ سیالکوٹ۔ ملیانوالہ۔ ملک بشیر احمد اعوان صاحب قمر محی الدین صاحب۔ سدیو۔ مظفر احمد صاحب۔ سیالکوٹ کینٹ۔ شریف احمد صاحب۔ ربوہ دارالرحمت وسطی۔ محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری۔ عطاء اللہ نسیم صاحب۔ عبدالغنی صاحب۔ محمد ارشد قریشی صاحب۔ دارالرحمت شرقی الف۔ عبدالباسط خاں ناصر صاحب۔ دارالرحمت شرقی ب۔ نذیر احمد باجوہ صاحب۔ ناصر آباد شرقی۔ ملک فضل الٰہی صاحب۔ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء۔ عبدالرشید صاحب۔ چوہدری احمد علی صاحب۔ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل۔ ماسٹر نذیر احمد سندھو صاحب۔ دارالعلوم غربی حلقہ صادق۔ ملک محمد اعظم صاحب۔ دارالعلوم وسطی۔ ماسٹر بشارت احمد صاحب۔ دارالصدر شمالی۔ چوہدری فضل قادر صاحب۔ باب الابواب۔ نورالدین صاحب۔ فیکٹری ایریا۔ شیخ عبدالمنان صاحب۔ ملک محمد عیسیٰ صاحب۔ دارالبرکات۔ مرزا غلام رسول صاحب۔ پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب۔ محمد رفیق صاحب۔ نصیر آباد حلقہ عزیز۔ صوفی احمد یار صاحب۔ گولبازار۔ محمد عبدالماجد صدیقی صاحب۔ دارالنصر شرقی۔ مبارک احمد خان صاحب۔ عبدالرحمان بھٹی صاحب۔ سید بشیر احمد شاہ۔ کوارٹرز تحریک جدید۔ محمد سعید انصاری صاحب۔ منیر الدین احمد صاحب۔ سمیع اللہ زاہد صاحب۔ مکرم گلزار احمد طاہر صاحب ہاشمی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امتحان میں شریک ہونے والے ان جملہ انصار اللہ کو علم و فضل میں ترقی عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 5

ساتھ زراعت کے شعبہ پر توجہ دی جائے تو بلا مبالغہ ہم کئی ایک ممالک کو زرعی اجناس برآمد کر سکتے ہیں اور خوراک کے میدان میں خود کفیل ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح صنعتی میدان میں کافی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

تعلیم کا میدان سر کرنے کی بہت گنجائش موجود ہے۔ خاص طور پر سائنسی میدان میں منصوبہ بندی کی خاص ضرورت ہے۔

پاکستان کو ایک مثالی مملکت بنانے کے لئے ہر شعبہ زندگی کو آگے آنا ہو گا۔

بقیہ صفحہ 5

ثواب نہیں ملتا، اگرچہ وہ کام بذاتِ خود نیک ہی ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) صاحبِ اخلاق لوگوں کے متعلق بیان کرتے ہوئے خطبہ فرمودہ 28- مارچ 1997ء کو فرماتے ہیں۔

اغراض سے اخلاق پیدا نہیں ہوا کرتے۔ اغراض سے اخلاق مر جایا کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی کی خدمت کریں اور غرض کوئی احسان جتانا ہو یا زیرِ نگیں کرنا ہو یا فائدے اُٹھانا ہو تو کلام الٰہی ایسی ساری خدمتوں کو ردّ کر دیتا ہے کہ ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں، ان کو خدمت کہنا ہی حماقت ہے۔ پس اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ فکر نہ کریں کہ اس مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو کیسے اخلاق کی ضرورت ہے۔ ان اخلاق کی طرف توجہ دیں جو روزمرّہ دلوں کو کھینچنے والے ہوں خواہ مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو بلایا گیا ہو یا نہ بلایا گیا ہو (-)

پس یہ وہ پیغام ہے بنیادی جسے مجالس شوریٰ میں شامل ہونے والے احمدی خوش نصیبوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ووٹ کی خاطر بھی اخلاق نہیں بنانے۔ اگر یہ تاثر دے کر کہ تم منتخب ہونے کے حقدار ہو اور اہلیت رکھتے ہو، لوگوں سے چاپلوسی کی باتیں کرو گے، نرمی کی گفتگو کرو گے تو تمہارا (-) اخلاق سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ اس نتیجے میں اگر تم مجلس شوریٰ کے ممبر چنے جاؤ گے تو اس ممبر کی خدا کے نزدیک کوئی بھی حیثیت نہیں محض دکھاوے کے لئے اور اپنا جلوہ دکھا کر واپس چلے جاؤ گے اور نہ تمہاری ذات کو کوئی فائدہ پہنچے گا، نہ جماعت کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ جماعت کو ایسے صاحبِ اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر حال میں بنی نوع انسان کے لئے نرم گوشے رکھتے ہوں اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی، بدکلامی ان کے قریب تک نہ آئے اور دل کی سختی سے ناآشنا ہوں۔ خوبصورت گفتگو، احسن کلام اور نرم دلی سے ہر طرف نگاہ کرنا ان کی فطرت ہو اور اگر یہ فطرت نہیں ہے تو اسے بنانے کی کوشش کرو یہ وہ دوسری ضروری بات ہے جس کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

(از خطبہ 28 مارچ 1997ء)

OOO

بقیہ صفحہ 1

پس اس دعا پر غیر معمولی اہمیت دینے کی ضرورت ہے اس لئے میں یہاں آکر ٹھہر گیا ہوں اور یہ میری نیت تھی کہ اس کے ہر پہلو کو آپ کے سامنے کھول کے رکھوں۔ اپنی اولاد کے لئے اگر آپ نے یہ دعا مانگی ہے 'اپنی بیویوں کے لئے دعا مانگی ہے تو دیکھیں وہ دعا قبول ہو رہی ہے کہ نہیں۔ اگر بیویوں کو آپ کی نیکیوں سے محبت ہو رہی ہے اور نیکیاں بڑھنے کے نتیجے میں وہ اور زیادہ آپ سے پیار کرنے لگی ہیں تو پھر آپ کی دعا قبول ہو رہی ہے۔ اگر بیویوں کے خاوندوں کو اپنی بیویوں کی نیکیوں سے محبت ہو اور جتنا وہ زیادہ نیک بنیں اتنا ہی زیادہ ان کے دلوں میں طمانیت پیدا ہوتی چلی جائے، سکون ملتا چلا جائے تو یقین کریں کہ ان کی دعا قبول ہو رہی ہے۔ اگر اولاد پر بھی یہی بات صادق آئے تو لازماً یہ دعا قبول ہو رہی ہے۔ اس لئے دعا کی قبولیت کے لئے کوئی (اللہ کا) جواب آنا تو ضروری نہیں، پتہ چل جاتا ہے بعض دفعہ اٹھتے اٹھتے بتا جاتی ہے کہ میں قبول ہو گئی ہوں کیونکہ اس وقت دل کا ہیجان، دل کے اندر ایک تموج کی کیفیت، جس گہرے خلوص سے انسان دعا مانگتا ہے دعا بتا کے جاتی ہے کہ میں مقبول ہو کر یہاں سے اٹھ رہی ہوں۔

تو اس دعا کی طرف آج کل کے زمانے میں غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کا سکون ہی نہیں اگلی دنیا کا گھر بھی اسی سے وابستہ ہو چکا ہے۔

فرمایا (-) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں، عام طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے 'بالاخانے دیئے جائیں گے۔ مگر یہ اس لئے ہے کہ "غرفة" اگرچہ واحد ہے مراد یہی ہے کہ سب کو اونچا مقام ملے گا اس لئے اس کو ترجمے میں بالاخانے کہہ دیتے ہیں جو بالکل جائز ہے۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ارفع منازل عطا ہوں گی یا بالا مقام عطا ہو گا۔ تو صرف گھروں کی ٹھنڈک اسی طرح وہاں منتقل نہیں ہو گی بلکہ گھروں کی ٹھنڈک میں ایک اونچا مقام ان کو عطا ہو گا، یہ مراد ہے بالاخانوں سے۔ ورنہ یہ تو نہیں کہ جنت میں دو منزلہ مکان ہیں نچلا پبلک کے لئے اور اوپر اپنے پرائیویٹ کمروں کے لئے۔ بالاخانے سے مراد ہے جو نیکیاں وہ اس دنیا میں حاصل کریں گے، جیسا گھر وہ اس دنیا میں اپنے لئے بنائیں گے اس کی بالائی منزل ان کو ملے گی۔ وہ تقویٰ کی محبتیں، وہ نیکیوں کے پیار اور گھر والوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک دوسرے سے نیکیوں میں تسکین پانا یہ مرتبہ ان کا بہت بلند ہو جائے گا گویا دنیا میں وہ نیچے رہا کرتے تھے اور اب اونچے مقامات تک پہنچا دیئے گئے ہیں۔

(از خطبہ 14- مارچ 1997ء)

نمائندہ روزنامہ الفضل کا
دورہ برائے حصول
اشتہارات

O مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین، چکوال، راولپنڈی، اسلام آباد، میرپور آزاد کشمیر کے اضلاع کے دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک کی تقدیر بدل دوں گا بیروزگاروں کو ملازمتیں دی جائیں گی۔ لاڑکانہ میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مظلوموں کے گھر پہنچ کر انصاف دینا ہمارا مشن ہے۔ ننگے پاؤں ہاریوں کو زمینیں دی جائیں گی ظلم اگر پیپلز پارٹی کے کارکن پر بھی ہو گا تو پاکستانی سمجھ کر اس کے گھر جاؤں گا۔ اب ہر کام میرٹ پر ہو گا۔ قوم کی دولت قوم پر خرچ ہو گی۔

○ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی انچاسویں برسی انتہائی عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ مختلف سیاسی سماجی ثقافتی اور تعلیمی اداروں نے قائد کی زندگی اور کامیابیوں کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

○ ضیاء الحق فاؤنڈیشن کے سربراہ اعجاز الحق نے مولانا فضل الرحمان اور مولانا سمیع الحق سے ملاقات میں اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت نے دینی مدارس کے خلاف کارروائی کی تو دینی جماعتوں کا ساتھ دوں گا۔ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ اگر غلام اسحاق خان اور فاروق لغاری صدر بن سکتے ہیں تو اعجاز الحق صدر کیوں نہیں بن سکتے۔ اعجاز الحق اسلام پسند قوتوں کا پریشر گروپ بنا رہے ہیں۔

○ باغبانپورہ لاہور میں سکول کی چھت کے گرنے کے واقعہ کے بعد حکومت پنجاب نے پنجاب بھر کے سکولوں کی بوسیدہ عمارتیں مسمار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 1970ء سے قائم سرکاری اور پرائیویٹ سکول گرا کر نئی عمارتیں تعمیر ہوں گی۔ احکامات پر عمل نہ کرنے والے سکولوں پر پابندی لگا دی جائے گی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ موٹروے کا کوئی حصہ غیر معیاری ہوا تو افتتاح نہیں کروں گا۔ موٹروے کا منصوبہ پاکستان کی معیشت کو مستحکم کرنے کے لئے بنیاد ثابت ہو گا۔

○ محکمہ خوراک اور فلور ملوں کے درمیان مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ فلور ملز مالکان نے گندم کا کوٹہ بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے جس پر وزیر خوراک نے کہا ہے کہ 30- ستمبر سے پہلے ایسا ممکن نہیں۔

○ حکومت نے ایئر مارشل پرویز مہدی کو پاک فضائیہ کا نیا سربراہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موجودہ ایئر چیف مارشل عباس خٹک نومبر میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔

○ لاہور سمیت پنجاب کے شہروں' شاہراہوں اور قصبوں میں پٹرول اور ڈیزل وزارت پٹرولیم کے منظور شدہ نرخوں سے زائد پر فروخت ہو رہا ہے۔ پچاسی فیصد پمپوں پر 21 سے 23 پیسے تک فی لٹر زیادہ لئے جا رہے ہیں۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ شیخ ریاض احمد نے قائداعظم کی 49 ویں برسی کے موقع پر ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی جائیدادوں نے ہمارا بیڑہ غرق کیا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد سے اب تک ایک خاص طبقہ لوٹ کھسوٹ میں مصروف رہا ہے۔ غریبوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ نوجوانوں کی تربیت نہیں ہو رہی۔ ہسپتال میں ڈاکٹر نہیں سکول میں استاد نہیں۔ یہ نظام ہر صورت میں تبدیل ہو گا۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عمران فاروق نے ایم کیو ایم حقیقی کے چیئرمین آفاق احمد کے ساتھ رابطہ کیا ہے اور انہیں اپنی حمایت کی پیش کش کی ہے اشتیاق اظہر کو ایم کیو ایم حقیقی کا رہبر بنانے کی پیشکش کی گئی ہے۔ الطاف حسین اور اشتیاق اظہر میں اختلافات کی وجہ تشدد پسندی اور جماعت احمدیہ کی حمایت میں الطاف کا بیان بنا جس کے بعد اشتیاق اظہر کو نکالنے کا فیصلہ کیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو اکتوبر میں سرگودھا' خوشاب' میانوالی اور بھکر کا دورہ کریں گی۔

○ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

○ ایک شہری کی ہلاکت کے خلاف مظاہرین نے گرین ٹاؤن لاہور کی پولیس چوکی نذر آتش کر دی ہے۔ پورے علاقہ میں پہیہ جام۔ شٹر ڈاؤن رہا۔ زبردست شیلنگ اور لاٹھی چارج ہوا۔ قتل کے ذمہ دار چوکی انچارج اور دو پولیس اہلکار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ مزار شریف میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ جنرل مالک اور ربانی فرار ہو گئے ہیں۔ طالبان کے طیارے مزار شریف کے علاقوں میں بمباری کر رہے ہیں۔

○ متحدہ علماء بورڈ پنجاب کے اجلاس میں فرقہ وارانہ کتب لکھنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اجلاس کی صدارت صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم نے کی۔ توحید' رسالت' شان صحابہ' اکملیت قرآن کریم اور امہات المومنین کے خلاف 1979ء کے بعد تحریر کردہ تمام کتب ضبط کر لی جائیں گی۔ ایسی کتب کے مصنفوں اور پبلشروں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی بورڈ کے اجلاس میں رہنما اصول مرتب کئے گئے۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بعض عناصر کی طرف سے غیر یقینی صورت حال پیدا کی جا رہی ہے۔ حکومت کو عدلیہ کی مکمل آزادی پر یقین ہے۔ اس کے بغیر جمہوریت کی ارتقائی منازل بھی طے نہیں کی جا سکتیں۔

○ اعجاز الحق سینئر نائب صدر مسلم لیگ نے کہا ہے کہ نواز شریف اور ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ ڈوبی تو ہم سب ڈوبیں گے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے تاجروں کو آمدنی اور اخراجات کی تفصیل کا گوشوارہ جمع کرانے کی چھوٹ دے دی ہے۔ جبکہ تنخواہ دار ملازمین کے لئے تنخواہ اور دیگر اخراجات پر مبنی گوشوارہ اور ایمپلائز سرٹیفکیٹ جمع کرانا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ تاجروں کو ٹیلی فون۔ سکول۔ سفر اور دیگر اخراجات کی تفصیل پیش کرنے سے بھی مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔

○ روس کی طرف سے میزائلوں کے سلسلے میں ایران کو مدد دینے پر امریکہ نے روس کو پابندیوں کی دھمکی دی ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت امن کے منافی اقدامات سے باز رہے اور فلسطین دہشت گردی ختم کرائے۔

○ لائبیریا نے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ سرالیون میں خانہ جنگی بند کرائے۔

○ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے سابق کنوینر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ مجھ سے گن پوائنٹ پر جبری استعفیٰ لیا گیا ہے۔ جو دہشت گردی ہے۔ اشتیاق اظہر کی حمایت میں ایم کیو ایم کے 14 ارکان اسمبلی نے پارٹی چھوڑنے کا اعلان کیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چور دروازے سے ایک سال میں اقتدار حاصل کر سکتی ہوں۔ لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے۔ حکومت کو پورا موقع دینا چاہتے ہیں تاکہ کل نواز شریف یہ بہانہ نہ بنائیں کہ انہیں کچھ کرنے کا وقت نہیں ملا۔

○ حکومت نے چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کا اضافی چارج چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایئر چیف مارشل فاروق فیروز 8- نومبر کو ریٹائر ہو جائیں گے۔

○ قاضی حسین احمد نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی دعوت مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ محترمہ نفسیاتی مریضہ بن چکی ہیں۔ اب محترمہ کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔

○ پٹرول اور قدرتی گیس کے وزیر چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ گیس کا بل ہر ماہ آئے گا ایڈوانس ادائیگی پر 15 فیصد رعایت ملے گی۔

○ فیصل آباد کے نواح میں 2 ڈکیتی کی وارداتوں میں ایک مسافر اور فیکٹری سے 54 لاکھ کا سوتر کپڑا اور دیگر سامان لوٹ لیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے صلح کے لئے فارمولا بھیجا ہے۔

SELECT WITH CARE ....
.... DEAL WITH DARE
بابرکت شہر ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
ملک پراپرٹی ایڈوائزر رجسٹرڈ
ملک زبید عمر اسد MSC
6۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون آفس: 211367- رہائش: 367

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
رابطہ: انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81، 7223264، 7358105

کمپیوٹر ٹریننگ
داخلہ جاری ہے
2 ماہ
میں ابتدائی کمپیوٹر
ٹریننگ کورس ہر ایک کے لئے ضروری اور اہم
(خواتین کے لئے الگ کلاسز)
ایپکس کمپیوٹر اکیڈمی
لنک روڈ ناصر آباد غربی ربوہ فون 920

نئے تعلیمی سال کے موقع پر 10٪ خصوصی رعایت ● سفید جوگر (PRIMA) پر بھی رعایت
نیو رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ
باٹا زبل گمر کے سفید جاگر بھی دستیاب ہیں
سٹکر ● ٹینس بال فسری

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100